از عدالتِ عظمیٰ

محمد خلیل

بنام

کمرودین

تاریخ فیصلہ: 5 اگست 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908:

دفعہ 107، آڈر 42-اپیلٹ فرمان سے اپیل-اپیل گزاروں میں سے کسی ایک کی عدم موجودگی میں میرٹ پر اپیل کو مسترد کرنا-قرار پایا کہ، جب اپیل گزاروں میں سے کسی ایک کا وکیل موجود نہیں تھا، تو عدالت پر یہ لازمی نہیں ہے کہ وہ مقدمے کی سماعت کرے۔ دوسری صورت میں بھی، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اپیلٹ عدالت اہلیت کی بنیاد پر اپیل کو نمٹ نہیں سکتی تھی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 10591، سال 1996۔

دوسری اپیل نمبر 1437، سال 1980 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے 23.1.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے گوپال کر شوا، ایم کے چودھری اور ایس کے ورما۔

جواب دہندہ کے لیے بھٹ اور مسز پورنیا بھٹ کاک۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف کے فاضل وکلاء کو سنا ہیں۔ خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل الہ آباد عدالت عالیہ کے فیصلے اور ڈگری خلاف اٹھتی ہے جو 23 جنوری 1995 کو سیکنڈ اپیل نمبر 80/1437 میں دیا گیا تھا۔ تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ اپیل کنندہ مقدمے میں مدعا علیہم میں سے ایک تھا۔ مخصوص تعمیل کے لیے دعویٰ ایک معاہدے کے تحت سیل ڈیڈ پر بیعہ نامہ کے لیے دائر کیا گیا تھا۔ ٹرائل کورٹ نے مداخلت کی بنیاد پر معاہدے پر یقین نہیں کیا اور دعویٰ خارج کر دیا۔ اپیل پر، اپیلٹ کورٹ نے ڈگری نامے کو الٹ دیا۔ اس طرح، اپیل کنندہ اور دیگر ان عدالت عالیہ میں دوسری اپیل دائر کرنے آئے۔ عدالت عالیہ کے سامنے چار اپیل کنندگان تھے۔ یہاں اپیل کنندہ نے وکیل کو تبدیل کیا تھا اور دیگر تینوں نے وکیل کو تبدیل نہیں کیا تھا۔ جب کیس کو سماعت کے لیے بلایا گیا تو جس وکیل نے تبدیلی نہیں کی تھی اور اپیل دائر کی تھی اس نے ابتدائی طور پر دوسرے اپیل گزاروں کی جانب سے بھی اس معاملے پر بحث کی۔ عدالت عالیہ مداخلت کرنے کی طرف مائل نہیں تھی۔ اکیلے اپیل کنندہ نے وکیل کو تبدیل کیا تھا لیکن اس نے دوسرے وکیل کو شامل کیا جو مقدمے کی سماعت کی تاریخ پر اپیل کنندہ کی طرف سے پیش نہیں ہوئے اور نہ ہی دلیل دی۔ اس کے مطابق، عدالت عالیہ اپیلٹ کورٹ کے ڈگری کی تصدیق کرنے والی میرٹ پر دوسری اپیل کو نمٹانے آئی۔

اس اپیل میں اٹھایا گیا سوال یہ ہے: کیا عدالت عالیہ میرٹ پر اپیل کو نمٹانے کی مجاز تھی جب اپیل گزاروں میں سے ایک غیر حاضر تھا؟ دانشور وکیل نے حکم 41، قاعدہ 17، ذیلی قاعدہ (1) جسے وضاحت، سی پی سی کے ساتھ

پڑھا جاتا ہے، پر سخت انحصار کیا اور دعویٰ کیا کہ اپیل کو میرٹ پر نہیں سنا جاسکتا۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ جب اپیل سماعت کے لیے پوسٹ کی گئی تھی، تو یہ وکیل کا فرض ہے کہ وہ پیش ہو۔ جب یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ کے وکیل کا نام ریکارڈ نہیں کیا گیا تھا اور وہ کیس کو نوٹس نہیں کر سکے تو ہم نے وکیل سے پوچھا کہ کیا وکیل نے اس سلسلے میں کوئی بیان حلفی داخل کیا ہے۔ وہ صاف طور پر تسلیم کرتا ہے کہ بیان حلفی دائر نہیں کیا گیا ہے لیکن اپیل کنندہ نے زور دے کر کہا ہے کہ وکیل سماعت کے لیے اپیل آنے کا نوٹس نہیں لے سکا۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ عام طور پر اپیل دائر کرنے والے تین اپیل گزاروں کی سماعت ماہر جج نے وکیل کے ذریعے کی تھی اور عدالت عالیہ اپیل میں مداخلت کرنے کی طرف مائل نہیں تھی۔ جب اپیل کنندہ نے وکیل کو تبدیل کیا تھا، تو یہ دیکھنا اس کا فرض ہے کہ وکیل تیار ہے۔ جب وکیل موجود نہیں تھا، تو عدالت کیس کو ملتوی لازمی نہیں ہے۔ دوسری صورت میں بھی ہم اس دلیل کو قبول کرنے کے لیے مائل نہیں ہیں کہ اپیل عدالت اہلیت کی بنیاد پر اپیل کو نمٹ نہیں سکتی۔ اپیل کورٹ کے ڈگری کی تصدیق کرنے والی عدالت عالیہ نے اہلیت کی بنیاد پر اپیل کو صحیح طور پر مسترد کر دیا تھا اور یہ مداخلت کی ضمانت نہیں دیتا ہے۔

اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔